فتاویٰ امن پوری (قسط ۴۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: جب یہ معلوم نہ ہو کہ کس غلطی پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے، تو کیا کرے؟

جواب: ہر سہو پر سجدہ سہو کیا جائے گا۔

سوال: ایک شخص جماعت میں اس وقت پہنچا، جب امام نماز کے آخر میں سجدہ سہو کر رہا تھا، کیا وہ شریک جماعت ہو یا نہ ہو؟

جواب: بعد میں آنے والا بھی تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شامل ہو جائے، اسے جماعت میں شامل ہونے کا اجر مل جائے گا۔

سوال: اگر کسی امام نے ایک رکعت میں تین سجدے کرا دیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: آخر میں سجدہ سہو کر لے، نماز مکمل ہے۔

سوال: امام پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوا، مقتدی نے ''سبحان اللہ'' بھی کہا، مگر امام نے رکعت جاری رکھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام تنبیہ کے باوجود پانچویں رکعت جاری رکھے، تو مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کی اقتدا میں پانچویں رکعت ادا کریں اور آخر میں سجدہ سہو کر لیں، نماز مکمل ہے۔

سوال: اخیر رکعت میں تشہد پڑھا اور کھڑا ہو کر فوراً بیٹھ گیا، کیا سجدہ سہو ہے؟

جواب: سجدہ سہو کرے گا۔

سوال: امام عیدین کی تکبیرات بھول گیا، یا کم کہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: سجدہ سہو کرے۔

سوال: جسے نماز میں سہو ہوا، مگر سجدہ سہو کرنا بھی بھول گیا، بعد میں یاد آیا، تو کیا کرے گا؟

جواب: جب یاد آیا، سجدہ سہو کر لے، نماز ہو جائے گی۔

سوال: امام عشاء کی تیسری رکعت میں جہر کرنے لگا، تنبیہ کرنے پر جہر ترک کر دیا، کیا سجدہ سہو لازم ہوگا؟

جواب: اس پر سجدہ سہو نہیں۔

سوال: کیا قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زائد پڑھنے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے؟

جواب: قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زائد درود یا دعا تک پڑھنا مشروع و مستحب ہے۔ اس پر سجدہ سہو لازم کہنا بے دلیل ہے۔

سوال: رکوع کی تسبیح میں غلطی سے بسم اللہ پڑھ لیا، سجدہ سہو ہے؟

جواب: اس پر سجدہ سہو نہیں۔

سوال: سورت فاتحہ کے تکرار سے سجدہ سہو لازم ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول جائے، کیا سجدہ سہو لازم ہوگا؟

جواب: اس پر سجدہ سہو نہیں۔

سوال: سجدہ سہو سلام سے پہلے کریں یا بعد میں؟

جواب: سجدۂ سہو (نماز میں بھول چوک کے سجدے) کے دو طریقے ثابت ہیں۔

پہلا طریقہ:

نمازی نماز مکمل کرے، پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے، پھر نماز کا سلام پھیر دے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر میں (بھول کر) درمیانی تشہد پڑھے بغیر کھڑے ہو گئے، جب نماز پوری کر لی تو:

''(اس بھولے ہوئے تشہد کے بدلے میں) آپ نے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کر لیے، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔''

(صحيح البخاري : ١٢٣٠، صحيح مسلم : ٥٨٠)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کسی کو نماز میں شک پڑ جائے کہ اس نے تین رکعتیں ادا کی ہیں یا چار تو اسے چاہیے کہ شک ختم کرے، یقین پر بنیاد ڈالے، پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے، اگر اس نے (بھول کر) پانچ رکعتیں پڑھ لیں، وہ (ان دو سجدوں کی وجہ سے) اس کی نماز کو جفت کر دیں گی، اگر چار پوری کرنے کے لیے (ایک رکعت) پڑھی ہے، وہ دونوں (سجدے) شیطان کی تذلیل کے لیے ہیں۔''

(صحيح مسلم : ٥٧١)

دوسرا طریقہ:

سلام کے بعد دو سجدے کرے، پھر سلام پھیرے،

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، ابراہیم (راویٔ حدیث) کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے (بھول کر نماز

میں) کمی کی یا زیادتی کی، جب آپ نے سلام پھیرا تو عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے، آپ نے فرمایا، وہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، آپ نے ایسے ایسے نماز ادا فرمائی ہے، اس پر آپ نے اپنے پاؤں مبارک کو دوہرا کیا، قبلہ کی طرف رخِ انور فرمایا اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔ جب ہماری طرف متوجہ ہوئے، تو فرمایا: اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں آپ کو آگاہ کرتا، لیکن میں بشر ہوں، جیسے آپ بھول جاتے ہیں، اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں، جب میں بھول جاؤں، تو مجھے یاد کروا دیا کریں، جب کسی کو نماز میں شک پڑ جائے، تو درستی کے لیے سوچ بچار کرے اور اسی پر اپنی نماز پوری کر لے، پھر سلام پھیرے، پھر دو سجدے کرے۔''

(صحيح البخاري : ٦٠١)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے، خرباق نامی آدمی کھڑا ہوا، جس کے ہاتھ قدرے لمبے تھے، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے آپ کا یہ فعل مبارک ذکر کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور فرمایا: کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! اس پر آپ نے ایک رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

(صحيح مسلم : ٥٧٤)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے سجدۂ سہو کے بارے میں فرمایا:

''سلام پھیرے، پھر سجدہ کرے، پھر سلام پھیرے۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي : ٤٤٢/١، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ:

نماز مکمل کرے، سلام کے بعد دو سجدے کرے، پھر تشہد پڑھے، پھر سلام پھیرے۔

❀ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے، (سلام پھیرنے کے بعد) دو سجدے کیے، پھر تشہد بیٹھے، پھر سلام پھیرا۔''

(سنن أبي داوٗد : ۱۰۳۹، سنن التّرمذي : ۳۹۵، وسندہٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی نے ''حسن غریب صحیح'' امام ابن الجارود (۲۴۷) امام ابن خزیمہ (۱۰۶۲) نے ''صحیح'' اور امام ابنِ حبان (۲۶۷۰، ۲۶۷۲) ، امام حاکم (۱/ ۳۲۳) نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

تشہد کا ذکر محمد بن سیرین کے شاگردوں میں سے صرف اشعث بن عبدالملک حرانی نے کیا ہے، اگر چہ وہ ''ثقہ'' ہیں، مگر یہ زیادت محفوظ نہیں، کیونکہ امام ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ''میں نے تشہد کے بارے میں (کچھ) نہیں سنا، تشہد بیٹھنا ہی مجھے محبوب ہے۔'' (سنن ابی داوٗد: ۱۰۱۰) تو یہ اس روایت کے لیے موجبِ ضعف ہے، نیز امام ابن منذر (الاوسط: ۳/ ۳۱۷)، حافظ بیہقی (۲/ ۳۵۵)، حافظ ابن عبدالبر (التمہید: ۱۰/ ۲۰۹) وغیرہم رحمہم اللہ نے تشہد کے الفاظ کو خطا اور غیر ثابت قرار دیا ہے۔

سوال: ایک شخص کو یقین ہے کہ میں نے نماز پوری پڑھی ہے، مگر دوسرے لوگ کہیں کہ آپ نے ایک رکعت کم پڑھی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اپنا یقین کافی ہے۔ سجدہ سہو نہیں۔

سوال: کیا نوافل اور سنن میں سہو پر بھی سجدہ سہو ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): جمعہ وعیدین میں سجدہ سہو ہے یا نہیں؟

(جواب): ہر نماز میں سہو پر سجدہ سہو ہے۔

(سوال): جس نے سجدہ والی آیت کا ترجمہ پڑھا، کیا وہ سجدہ تلاوت کرے گا؟

(جواب): سجدہ تلاوت صرف آیت پڑھنے پر ہے، ترجمہ پر نہیں۔

(سوال): سجدہ تلاوت کا حکم کیا ہے؟

(جواب): سجدہ تلاوت مستحب ومسنون ہے۔

(سوال): کیا سجدہ تلاوت رہ جانے پر فدیہ ہے؟

(جواب): سجدہ تلاوت مستحب ومسنون عمل ہے۔ چھوڑنے پر گناہ نہیں، نہ ہی کوئی فدیہ ہے، لہٰذا فدیہ مستحب قرار دینا ایجاد دین اور بدعت ہے۔ سلف میں اس کا کوئی قائل تھا، نہ فاعل۔

❀ مفتی محمد شفیع دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''سجدہ تلاوت رہ گئے ہوں، تو احتیاط اس میں ہے کہ ہر سجدے کے بدلے میں پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت کا صدقہ کیا جائے۔''

(جواہر الفقہ: ۱/۳۹۳)

یہ فتویٰ بلا دلیل ہے۔

(سوال): سورت حج میں کتنے سجدے ہیں؟

(جواب): سورت حج میں دو سجدے ہیں۔

❀ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

کی، کیا سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، سورۂ حج میں دو سجدے ہیں، جس نے یہ دو سجدے نہ کیے، اس نے ان دونوں آیات کو نہیں پڑھا یا وہ ان دونوں آیات کو نہ پڑھے۔

(سنن أبي داوٗد: ١٤٠٢، سنن التّرمذي: ٥٧٨، مسند أحمد: ١٥١/٤، ١٥٥، وسندهٗ حسن)

❁ ثعلبہ بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورۂ حج کی قراءت کی، اس میں دو سجدے کیے۔

(مصنف ابن أبي شيبة: ١١/٢، شرح معاني الآثار للطّحاوي: ٣٦٢/١، وسندهٗ صحيح)

❁ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپ نے سورۂ حج میں دو سجدے کیے۔

(مؤطأ الإمام مالك: ٢٠٦/١، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

(السنن الكبرٰى للبيهقي: ٣١٨/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج میں دو سجدے کیے۔

(مصنف ابن أبي شيبة: ١١/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج کے آخری سجدہ کی تلاوت کی اور منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔

(مصنف ابن أبي شيبة: ١٨/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

امام شافعی (الام: ١/ ١٣٨)، امام احمد بن حنبل (مسائل احمد واسحاق: ١/ ٩١)، امام اسحاق بن راہویہ (جامع ترمذی تحت حدیث: ٥٧٨)، امام عبداللہ بن مبارک (جامع ترمذی تحت حدیث: ٥٧٨) اور امام ابن منذر رحمہم اللہ (الاوسط لابن المنذر: ٥/ ٢٦٧) سورۂ

حج میں دو سجدوں کے قائل ہیں۔

(سوال): سجدہ تلاوت میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

(جواب): سجدہ تلاوت مستحب ہے، یہ اسی وقت کرنا چاہیے، جب آیت سجدہ تلاوت کی جائے۔

(سوال): کیا ممنوع اوقات میں سجدہ تلاوت کیا جاسکتا ہے؟

(جواب): جب تلاوت کی جاسکتی ہے،تو سجدہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

(سوال): غیر مسلم سجدہ والی آیت تلاوت کرے،تو کیا سننے والا مسلمان سجدہ کرسکتا ہے؟

(جواب): کرسکتا ہے۔

(سوال): اگر مجمع عام میں آیت سجدہ کی تلاوت کی گئی،تو کیا سجدہ کیا جائے گا؟

(جواب): ممکن ہو،تو سب سجدہ تلاوت کریں گے۔

(سوال): کیا قرآن کے تمام سجدہ ہائے تلاوت آخر میں کرلے،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): درست نہیں۔سجدہ اسی وقت کیا جائے گا، جب آیت سجدہ تلاوت کی۔

(سوال): سجدہ والی آیت کا کچھ حصہ تلاوت کیا،تو کیا سجدہ تلاوت کرے گا؟

(جواب): کیا جاسکتا ہے۔

(سوال): امام کا نماز سے پہلے یہ کہنا کہ فلاں رکعت میں سجدہ تلاوت ہوگا، کیسا ہے؟

(جواب): بہتر ہے۔

(سوال): مجبوری کی صورت میں ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر ایسی مجبوری بن جائے کہ ناپاک کپڑوں کے علاوہ کوئی کپڑے دستیاب نہ ہوں،تو انہی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال: اگر جنگل بیابان میں لباس موجود ہی نہ ہو، تو کیا برہنہ حالت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: اس صورت میں پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال: ضعف کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ضعف اتنا ہو کہ کھڑا ہونا سخت دشوار ہو، تو فرض نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

سوال: بیماری اتنی ہے کہ خود وضو یا تیمّم کی طاقت نہیں رکھتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کی مدد سے وضو یا تیمّم کرلے۔

سوال: مریض کے لیے قبلہ رخ ہونے کی طاقت نہیں، کوئی معاون بھی نہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس طرف رخ ہے، اسی طرف نماز پڑھ لے۔

سوال: جس میں نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو، تو کیا وہ فدیہ دے سکتا ہے؟

جواب: فدیہ صرف روزوں کا ہے، نماز کا فدیہ نہیں۔ جو کھڑے ہونے کی سکت نہیں رکھتا، وہ بیٹھ کر پڑھ لے، جو بیٹھ نہیں سکتا، وہ لیٹ کر پڑھ لے، جو لیٹ کر بھی نہیں پڑھ سکتا، وہ اشاروں سے پڑھ لے اور جو اس سے بھی زیادہ بیمار ہے، تو وہ دل کے ساتھ نماز کا ارادہ کرے اور نماز کی حرکات کو خیال کرتا رہے۔

سوال: ایک شخص کو چوبیس گھنٹوں کے بعد ہوش آیا، وہ نمازوں کا کیا کرے؟

جواب: جب ہوش آیا، تمام نمازیں اسی وقت ترتیب وار پڑھ لے۔

سوال: کیا صدقہ کرنے سے نمازوں کا کفارہ ادا ہوسکتا ہے؟

جواب: نہیں۔

(سوال): جوشخص جہاز میں ملازمت کرتا ہے، وہ نمازوں کا کیا کرے؟

(جواب): وہ مسافر ہی متصور ہوگا، جب تک جہاز میں ڈیوٹی کرتا رہے، اس پر سفر کے احکامات لاگو ہوں گے۔

(سوال): جوشخص کسی دوسرے شہر کی جیل میں قید ہے، اسے معلوم نہیں کہ کب آزادی مل جائے، تو وہ نمازوں کا کیا کرے؟

(جواب): اگر اسے امید ہے کہ انیس دن سے پہلے پہلے آزادی مل سکتی ہے، تو قصر کرتا رہے، خواہ اس کشمکش میں کئی ماہ گزر جائیں۔

(سوال): اغوا شدہ قصر کرے یا پوری پڑھے؟

(جواب): اغوا شدہ قصر کر سکتا ہے۔

(سوال): فوجی قصر کریں گے یا پوری پڑھیں گے؟

(جواب): اگر اپنے علاقہ میں ہیں، تو پوری پڑھیں گے اور اگر دوسرے علاقہ میں ہیں یا معرکہ پر ہیں، تو قصر کر سکتے ہیں۔

(سوال): اگر کوئی جنگل میں ایک ماہ کا قیام کا ارادہ رکھتا ہے، کیا قصر کرے گا؟

(جواب): اگر جنگل میں کوئی قیام گاہ ہے، تو ایک ماہ کے ارادہ سے قصر نہیں کر سکتا اور اگر قیام گاہ نہیں ہے، کبھی جنگل کی ایک جگہ پر رات گزارتا ہے، تو کبھی کسی دوسری جگہ پر، تو اس صورت میں وہ مسافر کے حکم میں ہوگا اور قصر کرے گا۔

(سوال): سفر میں سنن راتبہ پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): سفر میں نماز کی سنتیں ادا کی جا سکتی ہیں، لیکن اس صورت میں جب نماز قصر نہ کی ہو، قصر اگر کر لی ہے، تو بہتر ہے کہ سنتیں نہ پڑھیں۔ سفر میں دیگر نوافل کا اہتمام البتہ نبی

کریم ﷺ کی سنت ہے، جو بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں متروک ہو چکی ہے۔

① سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر نفل پڑھتے دیکھا۔ آپ سر کے اشارے سے نماز پڑھتے، اس کی پرواہ کیے بغیر کہ سواری کا منہ کس طرف ہے، البتہ فرض نماز سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 1097)

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ، حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ، يُومِيءُ بِرَأْسِهٖ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ .

''رسول اللہ ﷺ سواری کی پشت پر نفل پڑھ لیا کرتے تھے، رُخ جدھر بھی ہوتا۔ آپ ﷺ سر کے اشارے سے نماز پڑھتے۔ (راوی کہتے ہیں:) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 1105، صحيح مسلم : 39/100)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيث جَوَازُ التَّنَفُّلِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ، وَهٰذَا جَائِزٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

''یہ احادیث سواری پر نفل کے جواز پر دلیل ہیں، چاہے سواری کا رُخ جس طرف بھی ہو۔ اس پر مسلمانوں کا اِجماع ہے۔''

(شرح صحيح مسلم : 210/5)

③ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ؛ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نوافل کا ارادہ کرتے، تو اونٹنی کا رخ قبلہ کی طرف کرتے اور تکبیر کہتے، پھر نماز پڑھتے رہتے، جس سمت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آپ کو لے جاتی۔''

(سنن أبي داوٗد : 1225، مسند الإمام أحمد : 203/5، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع شرح المهذب : 234/3) اور **حافظ منذری** رحمہ اللہ (مختصر أبي داود : 59/2) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔ **حافظ ابن ملقن** رحمہ اللہ (البدر المنير : 438/3) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: کیا سفر میں وتر پڑھے گا؟

جواب: سفر میں وتر پڑھے گا۔

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نوافل ادا کر لیتے تھے، اس کا منہ جدھر بھی ہوتا،

اس پر وتر بھی پڑھ لیتے تھے،فرض سواری پرنہیں پڑھتے تھے۔‘‘

(صحيح البخاري : 1098، صحيح مسلم : 39/700)

۲ ابومجلز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا،سفر میں وتر کیسے پڑھیں؟ فرمایا:

رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ .

’’رات کے آخری حصے میں ایک رکعت پڑھیں۔‘‘

(مصنّف ابن أبي شيبة : 301/2، وسندهٗ صحيحٌ)

۳ سعید بن جبیر رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ أَوْتَرَ فِي السَّفَرِ .

’’آپ رضی اللہ عنہ نے سفر میں وتر پڑھے۔‘‘

(مصنّف ابن أبي شيبة : 301/2، وسندهٗ حسنٌ)

سوال:عورت کا وطن اصلی سسرال ہے یا والدین کا گھر؟

جواب:عورت کا رخصتی کے بعد وطن اصلی سسرال ہوگا، جب والدین کے گھر آئے گی،تو مسافر متصور ہوگی۔

سوال:جوشخص چاند پر گیا،ایک مہینہ قیام کا ارادہ ہے،تو کیا وہ قصر کرے گا؟

جواب:اگر ارادہ انیس دن سے زائد کا ہے،تو قصر نہیں کرسکتا۔

سوال: کیا قصر کے لیے اپنے علاقہ سے نکلنا ضروری ہے؟

جواب:جی ہاں۔

سوال:جوشخص ظہر کے بعد سفر کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ ظہر اور عصر کو جمع کرنا چاہتا ہے،

کیا وہ قصر کرے گا یا پوری پڑھے گا؟

(جواب): وہ ظہر اور عصر دونوں پوری پڑھے گا، قصر ادا نہیں کرے گا۔ اور جو شخص سفر پر ہے اور واپسی میں ظہر اور عصر کو جمع کرنا چاہتا ہے، تو قصر کرے گا، خواہ اسے عصر کے وقت اپنی اقامت گاہ پہنچنے کا یقین ہو۔

(سوال): بعض کہتے ہیں کہ سنتوں کی قضا نہیں، کیا یہ بات درست ہے؟

(جواب): سنتوں کی قضا دینا جائز اور مسنون ہے۔

❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا، تو ان کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ .

''ابو امیہ کی دختر! آپ نے عصر کے بعد دو رکعت کے بارے میں پوچھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبد قیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعت سے مصروف کر دیا، میں وہی دو رکعت پڑھ رہا ہوں۔''

(صحيح البخاري : 1233، صحيح مسلم : 833)

۞ اس حدیث کے تحت علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ أَنَّ فَوَائِتَ النَّوَافِلِ تُقْضٰى وَلَا تُتْرَكُ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ نوافل رہ جائیں، تو ان کی قضا دی جائے، نہ کہ

انہیں چھوڑ دیا جائے۔''

(أعلام الحديث :655/1)

❁ نیز حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ السُّنَنَ الرَّاتِبَةَ إِذَا فَاتَتْ يُسْتَحَبُّ قَضَاؤُهَا وَهُوَ الصَّحِيحُ عِنْدَنَا .

''اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سنن راتبہ رہ جائیں، تو ان کی قضا مستحب ہے، ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔''

(شرح النّووي : 121/6)

❁ علامہ طیبی رحمہ اللہ (٧٤٣ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّوَافِلَ الْمُؤَقَّتَةَ تُقْضٰى كَمَا تُقْضَى الْفَرَائِضُ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ جن نوافل کا وقت مقرر ہے، (وہ رہ جائیں، تو) فرائض کی طرح ان کی بھی قضا دی جائے۔''

(شرح مشكاة المَصابيح : 1121/4)

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (٧٩٢ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ السُّنَنَ الرَّوَاتِبَ تُقْضٰى، وَأَنَّ قَضَاءَ هَا جَائِزٌ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الْفَجْرِ مِثْلُهُ، لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ سنن رواتب (رہ جائیں، تو ان) کی قضا دی جائے گی، نیز دلیل ہے کہ عصر کے بعد نوافل کی قضا دینا جائز ہے، اسی طرح فجر کے

بعد بھی، دونوں میں کوئی فرق نہیں۔''

(التّنبيه على مشكِلات الهِداية : 694/2)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالا، سو گئے، نماز فجر لیٹ ہوگئی، نیند سے بیدار ہوئے، تو سورج طلوع ہو چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، فجر کی دو سنتیں ادا کیں، پھر نماز فجر پڑھائی۔

(صحيح مسلم : 680)

❀ شارح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ لِقَضَاءِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ إِذَا فَاتَتْ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ سنن راتبہ رہ جائیں، تو ان کی قضا دی جائے۔''

(شرح النّووي : 183/5)